سوال

(227) سودی بینکوں کے ذریعہ رقوم کی منتقلی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم ترک کارکن ہیں اور سعودی عرب میں کام کرتے ہیں ہمارا ملک ترکی جیسا کہ آپ سے مخفی نہیں ہے حکومت اور نظام کے اعتبار سے ایک سیکولر ملک ہے اور اس میں سود بدترین طریقے سے پھیلا ہوا ہے حتی کہ سود کی شرح پچاس فی صد سالانہ ہے ۔ ہم ترکی میں اپنے اہل عیال کے پاس ان بینکوں کی معرفت رقوم بھیجنے پر مجبور ہیں جو کہ سود کا سب سے بڑا سرچشمہ ہیں ،اسی طرح ہم چوری ، نقصان یا بعض دیگر خطرات کی وجہ سے بینکوں میں اپنی رقوم رکھنے پر مجبور ہیں ، تو اپنے ان حالات کے تناظر میں آپ کی خدمت میں دو اہم سوال برائے فتوی پیش خدمت ہیں ۔ جزاکم اللہ عنا خیر الجزاء ۔

اولا : کیا ہمارے لئے یہ جائز ہے کہ اپنی رقوم کا سود بینکوں میں چھوڑنے کے بجائے اسے وصول کر کے فقیروں اور فلاحی اداروں پر صدقہ کردیں ؟

ثانیا : اگر یہ جائز نہیں تو کیا یہ جائز ہے کہ چوری اور نقصان سے بچانے کے لئے محض حفاظت کے نقطہ نگاہ سے ہم اپنی رقوم کو ان بینکوں میں رکھ دیں حالانکہ جب تک یہ رقوم بینکوں میں رہیں گی ، بینک انہیں استعمال میں لاتے رہیں گے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بوقت ضرورت سودی بینکوں کی معرفت رقوم کی منتقلی میں ان شاء اللہ کوئی حرج نہیں ، ارشاد باری تعالی ہے :

وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ (الانعام ٦/١١٩)

''جو چیزیں اس نے تمہارے لئے حرام ٹھہرادی ہیں وہ ایک ایک کر کے بیان دی ہیں مگر اس صورت میں کہ ان کے (کھانے کے لئے) ناچار ہو جاو ۔''

ب شک بینکوں کے ذریعہ رقوم کی منتقلی عصر حاضر کی ایک عام ضرورت ہے ،اسی طرح ضرورت کے لئے سود کی شرط کے بغیر بینکوں میں رقوم رکھنا بھی ایک عام ضرورت ہے (لہذا یہ اضطراری حالت ہے) اگر بینک کسی شرط یا معاہدہ کے بغیر سود ادا کریں تو اس کے لے لینے میں کوئی حرج نہیں تاکہ اسے نیکی کے کاموں پر مثلا فقراء اور مقروض لوگوں کی مدد کے لئے خرچ کیا جائے ۔ سود کی رقم کو اپنی ملکیت میں شامل کرنے یا اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے اسے لینا جائز نہیں ہے ، حرام کمائی ہونے کے باوجود سود کی رقم کو بینکوں ہی میں رہنے دینا مسلمانوں کے لئے نقصان دہ ہے لہذا اسے مسلمانوں کے فائدہ کے لئے خرچ کرنا اس سے بہتر ہے کہ اسے کفار کے پاس چھوڑ دیا جائے کیونہ وہ اللہ تعالی کے حرام کردہ امور کے ارتکاب کے لئے اس سے فائدہ اٹھائیں گے ،اگر اسلامی بینکوں یا جائز طریقوں سے رقوم کی منتقلی ممکن ہو تو پھر سودی بینکوں کے ذریعے منتقلی جائز نہ ہوگی ، اور اسی طرح اگر اسلامی بینکوں

یا اسلامی کمپنیوں میں رقوم کا رکھنا ممکن ہو تو پھر ضرورت ختم ہوجانے کی وجہ سے سودی بینکوں میں رقوم رکھنا جائزنہ ہوگا۔۔۔۔۔۔واللہ ولی التوفیق۔

مقالات وفتاویٰ ابن باز

صفحہ320

محدث فتویٰ